جملہ حقوق محفوظ ہیں

بیماریوں کے انسداد اور تعلیم کے پرچار

پر ایک

مؤثر

ڈرامہ

ع الفت
کسی پہ نہیں احسان ہمارا
بھلا ہر کام ہے ایمان ہمارا

ع الفت
بس قومی اور ملکی خدمت ہے
اسی کھیل میں اب دھیان ہمارا

موسومہ

صفائی کی دیوی

مصنفہ

خواجہ محمد تقی حسین و پنڈت ہیرا لعل

ترمیم کردہ

سردار سوہن سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ نارمل سکول گکھڑ

اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء

بمطبع مفید عام پریس لاہور میں باہتمام لالہ [illegible] رام پرنٹر چھپی

بار اول | قیمت فی جلد | تعداد ایک ہزار

التماس

گو پنجاب بھر میں بیماریوں کے انسداد اور تعلیم کے پرچار کے لئے سرتا پا کوششیں ہو رہی ہیں۔ اور جن میں ہمارے سکول کا کام نہایت قابل تعریف ہے۔ لیکن یہ سب کچھ لیکچروں اور پروسیشنوں کی صورت میں ہے۔ آج تک کوئی خاص ڈرامے کی کتاب جو کہ بیماریوں کے دفعیہ کے لئے مفید ہو سکے دیکھنے میں نہیں آئی۔ اس لئے بتقاضائے انسانیت ضرورت محسوس کر کے یہ ڈرامہ ہم نے شروع کیا۔ اور مکمل ہونے پر سکول کے لڑکوں سے کروایا تو لوگوں نے بہت پسند کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں عام مدرسین اور لوگوں نے اس کی کاپیاں مانگنی شروع کیں۔ تاکہ وہ بھی اس ڈرامے کو اپنے اپنے سکولوں میں کرائیں۔ عام لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ ڈرامہ رورل کمیونٹی ورک میں بہت مفید ثابت ہو گا۔

ملتمس

خواجہ محمد تقی حسین و منشی ہیرالال

Taj Tahir Foundation

ڈیڈیکیشن

یہ ڈرامہ

ہیضہ - پلیگ - ملیریا کی مصیبتوں کے انسداد اور شراب خوری کی برائی اور تعلیم کے پرچار کی غرض سے طلباء اور مدرسین کے سٹیج پر کھڑے ہو کر کرنے کے لئے تاکہ وہ اپنے دیہاتی بھائیوں کو ان برائیوں سے بچا سکیں - زر کثیر صرف کر کے شائع کیا گیا ہے -

اور

یہ ڈرامہ ہم بصدق دل میجر آر سنڈرسن صاحب بہادر ڈائرکٹر کے نام نامی سے

جو پنجاب میں رفاہ عامہ کے کام میں خاص حصہ لے رہے ہیں - اور جو ہمارے اس کام میں خاص طور پر سرپرست ہیں - دلی ہمدردی رکھنے کے باعث بطور اظہار شکریہ نہایت محبت اور انکسار کے ساتھ معنون کرتے ہیں

Taj Tahir Foundation

شکریہ

ہم مصنفین سکول ہذا کے تمام سٹاف اور متعلمین کے جنہوں نے اس ڈرامے میں خاص طور پر مدد دی ہے مشکور ہیں *

نیازمندان

خواجہ محمد تقی حسین و منشی پنڈت ہیرا لال گنجند امرتسری

(کاتب کتاب ہذا محمد ابراہیم لائل پوری)

Taj Tahir Foundation

یہ ہے دردِ دل کی دوائی کا کھیل

از قلمِ انصاف

یہ ظاہر میں ہے گو صفائی کا کھیل — مگر اسمیں پنہاں خدائی کا کھیل
لگا ہے برس اک تیاری میں اسکی — رچاتے ہوئے رہنمائی کا کھیل
ہیں جتنے مذاہب کریں اس سے حاصل — وہ بیماریوں سے رہائی کا ″
نہ کوئی سمجھ لے یہ گانا بجاتا — ہمارا ہے یہ پیشوائی کا ″
بندگانِ عالم کیا قاضی برہمن — یوں سیکھا کریں پارسائی کا ″
مذاہب کے جھگڑوں میں الجھے ہوؤں کو — بنا دیگا بھائی رسائی کا ″
جنہیں قوم اور ملک کا درد ہوگا — خریدینگے فوراً صفائی کا ″
جو اہلِ بصر ہیں وہ محظوظ ہونگے — صحت بخش ہے دلربائی کا ″
مگس شوش مچھر کو رہنے نہ دیگا — جہاں میں یہی روشنائی کا ″
بہت کھیل دیکھے ہیں دنیا میں آکر — نہیں ایسا دیکھا صفائی کا ″
صفائی نے کر صاف ہمکو دکھایا — صفائی سے اپنا صفائی کا ″
سوہن سنگھ صاحب کے مشکور ہم ہیں — دیا جس نے مشکل کشائی کا ″
یہ خواجہ کے لطف و کرم سے ہوا ہے — چھپانے کے قابل صفائی کا ″
خریدینگے انصاف جو اہلِ دل ہیں — یہ ہے دردِ دل کی دوائی کا ″

غلام حیدر خاں انصاف

اشخاص ڈراما

فیمیل کیرکٹر

(۱) صفائی کی دیوی (۲) صحت (۳) تعلیم (۴) گیان دیوی

(۵) رحمت بی بی (۶) چند کور

میل کیرکٹر

(۱) مرزا غلاظت بیگ (۲) تاپے خاں عرف ملیریا خاں

(۳) ہیضہ سنگھ (۴) مسٹر جی ٹی پلیگ

(۵) دھنا سنگھ شرابی (۶) کرشن (تعلیمی اوتار)

(۷) سکوٹ ماسٹر اور سکوٹ

(۸) لالہ پرمانند (۹) مولوی برکت علی (خاوند رحمت بی بی)

(۱۰) جلال (برکت علی کا لڑکا)

(۱۱) لالہ منگلداس (۱۲) سیوا سنگھ سنگل داس کا لڑکا

Taj Tahir Foundation

ضروریات ڈرامہ

۱۔ ہیضہ۔ پلیگ۔ ملیریا کے گندے مکان

۲۔ سکول بلڈنگ

۳۔ ہسپتال کے متعلق سامان

Taj Tahir Foundation

دُعا

سب جگ کا مالک تو ہی ہے خدا ... نہیں دوسرا
تیرے سوا ... ترے سوا۔ ہم ہیں بندے ترے ہمکو تیرا آسرا
ہے یہ دعا ترے آگے سدا سلامت رہے یہی شہنشاہ
گلشن ہرا رہے پھولا پھلا رہے سر پر ہمارے یہی شہنشاہ
کون .... جارج پنجم
سب جگ کا مالک

Taj Tahir Foundation

ایکٹ پہلا

(سین پہلا)

(باغیچہ میں محل) صفائی صحت تعلیم کا اداس بیٹھے

صحت - بہن صفائی جب تم ہی اداس ہو۔ تو پھر ہمارا کیا حال ہوگا۔ اٹھو ہمت کرو۔ اور ملک میں صفائی کا پرچار کرو۔ تاکہ لوگ بیماریوں سے محفوظ رہ کر تندرست نظر آئیں ؂

صفائی - بہن صحت - میں کیا کروں - میں تو اسی فکر میں ہوں - کہ ہندوستان کے لوگ توانا اور تندرست نظر آئیں - لیکن کچھ ایسی مشکلیں پیش آ رہی ہیں - جو میرے دل کو دبا رہی ہیں - میں دیکھتی ہوں کہ ہندوستان کے لوگ غلاظت کو بہت پسند کرتے ہیں - اور بیماریوں سے باوجود نقصان اٹھانے کے بھی یہ پرہیز نہیں کرتے - ہر آئے دن کوئی نہ کوئی بیماری ان کا گلا دبائے رکھتی ہے - آج ہیضہ ہے - تو کل پلیگ - اس سے خلاصی ہوئی - تو ملیریا نے آ دبایا -

تعلیم - بہن صفائی! گھبراؤ نہیں - ہر کام ثابت قدمی سے ہوتا ہے - میں جانتی ہوں - کہ ہندوستانی ہر وقت بیماریوں کے جال میں الجھے رہتے ہیں - آج کسی گھر میں بچہ بیمار ہے - تو کل بوڑھا درد سے کراہ رہا ہے - لیکن اس میں ان غریبوں کا کوئی قصور نہیں کیونکہ وہ عام طور پر ان پڑھ اور ناخواندہ ہوتے ہیں - گو اس سے پہلے مجھے بھی آپ جیسی ہی مایوسی نظر آتی ہے - لیکن جب سے انگریزوں نے ہندوستان کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی ہے مجھے کچھ کامیابی کے آثار نظر آ رہے ہیں - اور میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں - کہ اس کام میں میں تیری از حد مدد کرونگی - اور لوگوں کو علم کے زیور سے آراستہ کر کے تیری قدر و منزلت جتلاؤنگی ؛

صفائی - یہ تو ٹھیک ہے - لیکن میں دیکھتی ہوں - کہ لوگ تیری طرف

بھی کم توجہ دیتے ہیں - اس لئے مجھے نظر آتا ہے - کہ ہمیں یہاں پوری تندہی سے کام کرنا ہوگا - یہ انگلستان نہیں - کہ لوگ ذرا سے اشارے سے سیدھے راستے پر آجائینگے - یہ ہندوستان ہے - یہاں گندگی نے اپنے پورے قدم جمائے ہیں - اور اسی وجہ سے یہاں کے حکمران بھی گھبرائے ہیں - لیکن کچھ فکر کی بات نہیں - جب حکومت ہمارے ساتھ ہے - تو غلاظت کو بلگ بدر کرنا کونسی بڑی بات ہے - جائیں آپ اپنا کام شروع کریں - اور بہن صحت تم بھی نہ گھبراؤ - ہم تھوڑے ہی دنوں میں لوگوں کو تیرا دلدادہ بنا دینگی -

تعلیم و صحت - اچھا بہن! کوشش کرنی اپنا فرض ہے - آگے جو خدا کو منظور ہے ؛

دوسرا سین

بازار

(صفائی دیوی کا بازار کا معائنہ کرنا اور مرزا غلاظت بیگ کا آنا)

صفائی - خدایا! گندگی نے ہر گلی کوچے میں اپنا قدم جمایا ہے کس طرح اس غلاظت کا ہوگا صفایا!!!

(غلاظت بیگ کا داخلہ صفائی دیوی کو دیکھ کر)

مرزا غلاظت بیگ - اوہو! بی صفائی تم یہاں بھی آپہنچی ہو - تمہارا بیڑا غرق ہو - تم مجھے کہیں چین سے نہیں بیٹھنے دو گی؟

خیر جی! یہ نہ سمجھنا کہ میں تم سے دب جاؤنگا۔ اس جگہ لوگ میری بڑی قدر کرتے ہیں۔ اور مجھ سے بالکل نہیں ڈرتے ہیں۔ مجھے تیری کیا پرواہ ہے۔ جبکہ سارا ہندوستان میرے ہمراہ ہے۔

صفائی کی دیوی۔ دیکھو مرزا غلاظت بیگ۔ خلق خدا کا ستیاناس نہ کرو۔ اور ان غریب ہندوستانیوں کا بیڑا تباہ نہ کرو۔

مرزا۔ جاؤ جاؤ۔ یہاں تمہاری کون سنتا ہے۔

ہوئے مدت سے شیدا ہیں مرے ہندوستانی

کرونگا ناش ان کا ہی ہے جی میں ٹھانی

صفائی۔ دیکھو مرزا غلاظت بیگ ایں تم کو پہلے بھی کئی بار سمجھا چکی ہوں۔ کہ تم کچھ خدا کا خوف کرو اور اس ملک کے آرام طلب آدمیوں کا پیچھا چھوڑ دو۔

جب سے آئے ہیں یہ تیرے دام میں

بک رہے ہیں تب سے چھ چھ دام میں

مرزا۔ بی صفائی۔ ابھی گھبرا گئی ہو؟ تم نے میرا دیکھا ہی کیا ہے مزا تو اس وقت ہوگا۔ جب ایک ایک گھر کے تمام کے تمام بیمار دیکھوگی۔ بیکار دیکھوگی۔ نادار دیکھوگی۔

ہر بچے کو ہند کے بیمار کرونگا

ہر فرد بشر ہند کا نادار کرونگا

بے دام ملیں اور جو کچھ خرچ نہ آئے

سہتے یہ سب آفتیں ہیں آزار کرونگا

صفائی ۔ مرزا غلاظت بیگ! میں تمہیں مشورہ دیتی ہوں کہ تم جتنی جلدی ہو سکے اس ملک کو چھوڑ دو ۔ اگر میرے خوف سے نہیں ۔ تو خدا کے خوف سے ہی ان غریب ہندوستانیوں کے حال پر رحم کرو ۔ تم دیکھ رہے ہو کہ ملک بیماری اور بیکاری سے تباہ ہو رہا ہے ۔ میرا خیال ہے ۔ کہ تیس کروڑ آدمیوں میں سے چھ کروڑ آدمی ایسے ہیں ۔ جنہیں ایک وقت کا کھانا نصیب نہیں ہوتا ۔

افلاس نے ہند کو گھیرا ہے ۔ آفات نے ڈالا ڈیرا ہے
اب بس یہ ارادہ تیرا ہے ۔ کہ ہند کو یکیں پامال کروں
کچھ رحم کرو للہ ان پر اور عرض مری پر خیال کرو
اب شکل چھپاؤ گندے خاں جی ہند کو نہ بیحال کرو

مرزا ۔ اوہو! اب تو چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ۔ تو اور ہندوستانیوں کے لئے ایسے خیالات ۔ تو نہیں جانتی ۔ کہ جہاں پر میرا سایہ بھی پڑ جائے ۔ وہاں لوگ تیرے نام تک سے نفرت کرتے ہیں ۔ اور تجھ سے کوسوں دور بھاگتے ہیں جاؤ اپنا کام کرو ۔ تجھے مجھ سے کیا غرض ۔

سکہ میں اس زمین پر اپنا بٹھاؤنگا
برباد کر کے ان کو تری ہستی مٹاؤنگا

صفائی ۔ مثل مشہور ہے ۔ کہ جب کسی کے بُرے دن آتے

تو وہ کسی کی نہیں مانتا۔ میں تو سمجھا رہی ہوں اور تو ہے کہ سر پر چڑھا جاتا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ جہاں پر میں پہنچ جاتی ہوں۔ وہاں سے تجھے کس طرح دُم دبا کر بھاگنا پڑتا ہے۔

کیا ہاتھ میرے پہلے سے آزمائے نہیں ہو
کمبخت بڑے ڈھیٹ ہو۔ گھبرائے نہیں ہو
کیا بھولے ہو انگلینڈ میں جو مار پڑی تھی
امریکہ و جاپان میں جو مار پڑی تھی
یورپ سے نکالا تھا تجھے دھکے لگا کر
اب ہند میں آئی ہوں لگن دل سے لگا کر
منہ کالا ترا کر کے نکالونگی یہاں سے
اور جھاڑو سے پٹواؤنگی تجھے ہندستاں سے

مرزا۔ جا جا۔ میں ان دھمکیوں میں آنے والا نہیں۔ کیا ہوا۔ جو تو نے مجھے انگلینڈ میں شکست دی۔ یورپ سے نکالا۔ پر ہند میں تو ہوگا آخر میرا ہی بول بالا۔ تجھے یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہ انگلستان نہیں۔ ہندوستان ہے۔ یہاں آکر میں نے کافی ترقی کی ہے۔ اور میرا فوجی محکمہ یہاں آکر پہلے سے بڑا زبردست ہوگیا ہے۔ اگر تم میرے کمانڈر انچیف میاں بخار کی کارگزاری کی رپورٹ سنو تو ہوش اڑ جائیں۔

Taj Tahir Foundation

تھوڑی سی مدت میں اُس نے چھ کروڑ آدمیوں کو اپنا زیر اثر کرلیا علاوہ ازیں میرے دیگر فوجی افسر بھی سرگرمی سے کام کررہے ہیں - ہوشیار ہو جا - خبردار ہو جا - میں تجھیں اپنے سینہ زور افسروں سے ملاقات کراتا ہوں

صفائی

از قلم انصاف

صفائی یہاں ڈیرا لگانے نہ دونگی   تجھے ہند میں چین پانے نہ دونگی
غریبوں کو دھوکے میں لانے نہ دونگی - امیروں کے بھی گھر لٹانے نہ دونگی
مگس موش مچھر کو آنے نہ دونگی - تجھے رہنے سارے زمانے نہ دونگی
بخار سفینہ چیچک کی ہستی مٹا کر - مریضوں کو بستر بچھانے نہ دونگی
مکاں بھی ستھرے کرونگی تمامی - مویشی کو گھر میں گھسانے نہ دونگی
نکل جاؤ ہٹ جاؤ موذی غلاظت - تجھے جھوٹے منتر چلانے نہ دونگی
سگِ دنیا ہٹ جا نہ پیشِ نظر ہو - پرے ہٹ یہاں دم ہلانے نہ دونگی
حکومت مری ہے مددگار حامی - ترا سکہ ہند میں بٹھانے نہ دونگی
ترا سر قلم تیغ انصاف سے میں - کرونگی مگر دل دکھانے نہ دونگی

غلاظت بیگ - (انصاف)

صفائی ترا دل جلاتا رہونگا - یہی اپنے کرتب دکھاتا رہونگا
غلاظت مرا نام ہے بی صفائی - آبادی کو ویراں بناتا رہونگا
مرا لاؤ لشکر بھلا تونے دیکھا - سپہ سے ترے ہوش اڑاتا رہونگا
تپ و سفینہ طاعون چیچک وبا ہے - کمائی تری کو لٹاتا رہونگا

جہاندیدہ ہوں میں پرانا شکاری - نئے جال لاکر بچھاتا رہونگا
سدا اپنی بُلبلیں سجاتا رہونگا - رلاکر تجھے مُسکراتا رہونگا
نہیں مانتا کوئی انصاف تیری - نکل ورنہ دھکے دلاتا رہونگا

مرزا - میرے بہادر سپہ سالار !

تاپے خاں - حاضر سرکار !

مرزا - آئیے ادہر !

تاپے خاں (سیاہ لباس میں ناچتا ہوا آتا ہے) ہوا حاضر

مرزا - اتنے دنوں میں کیا کیا تاپے خان

تاپے خاں - اجی اکھاڑ پچھاڑ دیا سارا جہان

مرزا - اور اب کیا کرنے کا ارادہ ہے -

تاپے خاں - حضور ! میری تو یہی صلاح ہے -

مرزا - کیا ؟

تاپے خاں - یہی ! کہ آپ جانتے ہیں - اب میری نئی بھرتی شروع ہوگئی ہے - اور برسات میں مرے بہادر مچھر اپنی اپنی تلواریں چلا رہے ہیں جس طرح برسات کے دنوں میں خوش ہو کر مور ناچتا ہے ناں - میں بھی دیکھ کر خوش ہوتا ہوں - اور خوب زور سے ناچتا ہوں - اور گاتا ہوں -

مرزا - ذرا گانا تو سناؤ -

گانا تاپے خاں

تاپ نام ہے میرا کسے نوں نہیں چھڈناں .... تاپ نام

۱ ہندوستان دے سارے لوکی چن چن کے میں ماراں
مچھ میرے سپاہی بہادر مارن گے تلواراں .. کہن میں"

۲ پہلی واری کمی لاواں دوجی وار تریلی ....
تیجی واری آپ جے چڑھ جاں کر کے علی علی .... ہن میں

۳ پہلے ہفتہ تھوڑا تھوڑا دوجے ہفتے بہتا
تریجا ہفتہ میں نہ دیواں ستے کرلاں کریا چوتھا .... ہن میں نہیں

۴ مرزا جی تسیں حکم دیو تے میں پا دیاں للکارا
کل جہان اساڈے قبضے ایہو دھرم ہمارا ہے .... ہن میں نہیں

۵ جوں جوں میرے دور کرن نوں ایہ کونین لیاون
تاپے خاں نوں جوش جے چڑھدا اپنے ہی مر جاون .... ہن

مرزا۔ کیوں بی صفائی دیوی۔ دیکھا میرے سالار سپہ کا کام اب تجھے اپنے سردار ہیضہ سنگھ کے درشن کراتا ہوں۔

(ہیضہ سنگھ کا آنا)

مرزا۔ کیا کام کیا میرے بہادر سردار

ہیضہ۔ اجی سارا ہند کر دیا بیمار!

مرزا۔ سردار صاحب بی صفائی کو اپنی مکمل رپورٹ سناؤ۔ تاکہ آپکی ہمت اور جواں مردی سے واقف ہو جائے۔

ہیضہ سنگھ۔ اچھا حضور!

Taj Tahir Foundation

گانا (بطرز ہیر)

ہیضہ سنگھ تہانوں سنا وندا ئے سرگذشت ساری ہندوستان والی
ایتھے آکے اسیں پروان چڑھ گئے مار بھُل گئی آ انگلستان والی
اینھاں گند کی کدے نہ سانبھنی آ چنگی بو لگے مغز کھان والی
پلن مکھیاں وچہ بیشمار یارو جیہڑی فوج میری ہیضہ پان والی
مکھی نال پیار ہے ہندیاں دا ایتھے ملے آکھن ترلے پان والی
پتہ نہیں گند جھاڑے روٹیاں تے مارن نہ آکھن ماڑی جان والی
پتہ نہیں ایہ پلاں وچہ روہڑ دیوے بھر بھر پور بیڑی ہندوستان والی
میری فوج بلوان ہے مکھیاں دی ہیضہ دست مروڑ لگان والی
گو نہہ۔ گو ہے پیشاب وچ لبڑ لتاں کھیر دودھ لسی وچ رلان والی
بڑے متقی۔ قاضیاں پنڈتاں نوں گو نہہ موت غلاظتاں کھوان والی
جے کوئی سینڈھ سٹے مکھی چک لیاوے الٹا جا لوکاں نوں کھوان والی
مرزا گند بے خاں جی مکھی ہندیاں نوں سدھی سڑک سے مرجان والی
مکھی دھکو دھکی اکھ۔ نک منہ وچ پاک پھوڑیاں دی لیا پان والی
انھاں کاناں تے نظر کمزور کرکے دیس ہند نوں بھیک منگان والی
میری اج دلیل ایہ آوندی اے۔ کریئے صلاح ایتھے ہیضہ پان والی
اشارہ ف گل کرئیے پیارے ہندیاں نوں عزرائیل دی شکل وکھان"

حضور اک میں ہو بھی عرض کرنی چاہندا ہاں جے حکم دیو تے میں بھی چڑھائی کر دیاں کیونکہ میری فوج دے کم کرن دے دن آگئے

Taj Tahir Foundation

ہیں ۔ دیکھو تاں سبھی سردار بھینہ سنگھ ہوریں منتاں سکنتاں وچہ اپنا
بھاناں پنجاب تے کس طرح ورتاؤندے نیں ۔ بیت

ایہ لکھیاں شیر دیاں بچیاں نے جد وں منہ کرن پنجاب دے ول
کئی منتاں بارود دا الم دیون جیہڑا کرے ہوڑے تو ں ٹھا دی ڈل
برقی تار وانگوں بھجن ملک اندر ایہ ویرنہ کرن گیاں اک دی پل
بھینہ سنگھ دی عرض منظور کرنی تاکہ ہولی ہولی پیے اسیں وی گل

مرزا ۔ کہو بی صفائی ! دیکھا سردار بھینہ سنگھ صاحب یہاں آکر کس طرح
تیار ہو گئے ہیں ۔ ابھی تو نے ہمارے مسٹر جی ۔ ٹی پلیگ صاحب
سے انٹروڈیوس نہیں کیا ۔ اگر اُس سے انٹروڈیوس کرو گی ۔ تو ہوش
جاتے رہینگے ۔

(مرزا کا آواز دینا ۔ جی ۔ ٹی پلیگ کا آنا)

جی ۔ ٹی پلیگ ۔ گڈ مارننگ ۔ گڈ نون ۔ گڈ ایوننگ

مرزا ۔ کہو جی ۔ ٹی پلیگ آپ نے اِس عرصہ میں کیا کام کیا ہے
اور کس طرح کیا ۔ اپنی سرگذشت صفائی کو سناؤ ۔ تاکہ آپکی
ہمت اور جرأت سے واقف ہو جائے ۔

پلیگ ۔ اجی صفائی کو میں کیا سناؤں اگر آپ حکم دیں ۔ تو میں
صفائی کی ابھی صفائی کر دوں اور اسے دو چار پلیگی گلٹیوں
کے حوالے کر دوں ۔

گانا

بے جان میں سب کو بنا دونگا ــــ طاعون ہوں سب کو مٹا دونگا

جس گھر وچ چوہے پاؤنگا
بن پوچھے میں گھس جاؤنگا
میں آؤنگا بن کر گلٹی
کردونگا سب کی بلٹی
پیغام موت کا لاؤنگا
جان میں سب کی گنواؤنگا
جو چوہے کو دوست بنائینگے
وہ مجھ کو گھر میں بلائینگے
چوہوں کے ساتھ میں آؤنگا
زندوں کو دفن کراؤنگا

مرزا۔ ہاں مسٹر جی ئی پلیگ۔ آپ ایسے ہی بہادر ہیں۔ مگر اپنے چوہوں کی فوج کو خبردار کردو۔ اور پسوؤں کو بھی ہوشیار کردو۔ کہ وہ ہر وقت تیار رہیں۔ کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ صفائی کی دیوی یہاں بھی ہمارے مقابلہ کے لئے آپہنچی ہے۔

(پلیگ کا چلے جانا اور مرزا کا صفائی کو مخاطب کرنا)

مرزا۔ کیوں بی صفائی! دیکھا میرے بہادروں کا کام اب میں تجھے اپنی بہادری دکھاتا ہوں اور گلی کوچے میں بیماروں کی لاشیں ہی دیکھو گی۔ جتنا زور تجھ سے لگ سکے تو لگا لے۔ (غلاظت بیگ کا چلے جانا)

Taj Tamir Foundation

سین تیسرا
بیضے کا گھر

لالہ پرمانند۔ گیان دیئیے ایدھر تے آ۔ کوئی روٹی ٹکڑا ہی تے دِہ۔ کہ سارا کھالیا ای۔

گیان دئی۔ سواہ کھالیا اے۔ سارا دِن بھکی رہندی آں۔ کل دس تے روٹیاں کھادیاں نے کھادا کی اے

پرمانند۔ اجے کجھ نہیوں کھادا تے کسی آدمی نوں منہ وچہ پائے۔

گانا

تھوڑا سا حال میری عورت کا سن لیجو یارو تھوڑا ....

قد میں ہے مجھ سے چھوٹی۔ کھاتی ہے سَو سَو روٹی

دن کو سوتی رات کو روتی ہاتھ کبھی نہ دھوتی یارو ....

صورت میں ہے بھولی بھالی۔ دیتی ہے یہ سَو سَو گالی

چال نرالی ہے متوالی۔ اصلے دی ہے کھوٹی یارو ...

گیان دئی

میں کھاواں تھوڑا تینوں میں آکھ سناواں۔

جے دل میرا پوری تے کردا ۔ نو من میدہ گنھاواں .... میں کھاواں ..

جے دل میرا پانی تے کردا ۔ آڈ آگے منہ ڈاہواں .... ” ”

جے دل میرا ککڑی تے کردا ۔ ولاں ہی پُٹ پُٹ کھاواں .... ” ”

جے دل میرا دال تے آوے ۔ دال دا چھپڑ ہکاواں .... ” ”

نشر ہائے میرے پیٹ وچہ درد ہندی اے ۔ ہائے میں مر گئی (اتھے گرنا)

(ہیضہ سنگھ کا ورود)

ہیضہ سنگھ ۔ صفائی دی دیوی سانوں پنجاب وچوں کی کڈھ سکدی اے ۔ جدوں ایڈے ایڈے ہتر موجود نیں ۔ چھپڑ دال دا سُکان والے ۔ تے سو سو واری روٹیاں کھان والے تے جو سڑیا بلیا ۔ ککڑی ۔ خربوزہ لبھ جائے ۔ چٹ کر جاندے نیں ۔

(لالہ پرمانند کا واویلا کرنا گیان دئی کا ہائے ہائے کرنا

اور پردہ گرنا ۔

Taj Tahir Foundation

چوتھا سین

ملیرئے کا گھر

مولوی برکت علی اور اُس کی بیوی کا مکان میں نظر آنا اور جلال
کا چارپائی پر لیٹے ہائے ہائے کرنا۔

جلال۔ ہائے پانی .... پانی ... پیاس بڑی لگدی اے۔
میرا سنگھ سُکدا ئے

برکت علی۔ رحمتے منڈے نوں پانی تے گھڑے وچوں یا دے
مچھر بڑا لڑدا ہے۔ (جسم پر مچھر کا ظاہر کرنا) تاپے خاں داخل

تاپے خاں۔ دیکھو! یہ مکان ہیں جہاں میرے بہادر
مچھر کام کرتے ہیں۔ اور کریں بھی کیوں نہ۔ جبکہ مکان
ہی خاص ان کے لئے بنایا گیا ہے۔ کہیں روشنی نہیں
کوڑے کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ سب جگہ گڑھے
پانی سے بھرے پڑے ہیں۔ ہاں میرے بہادر مچھرو! خوب کام
کرو۔ ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑو۔

(جلال کا ہائے ہائے کرنا۔ مچھروں کا لڑنا۔ پردہ گرنا)

سکاوٹ کا گانا

(از قلم غلام حیدر خاں افغان)

مچھراں لایا سخت بخار   یارب سایاں خیر گذار

جتھے ویکھن پانی پونی ... اوتھے لاون ڈیرا دھونی

موذی مچھر پاپی خونی ... ہک دا ہوندا لکھ ہزار   یارب ...

چھپڑ تے تالاب تکیندے ... دیہاں نہ آرام کریندے

راتیں لوکاں نوں تڑفیندے ۔ ڈنگ زنبور تکھی تلوار   یارب ...

دن دی وچہ مچھر نا سئے ۔ ڈنگ چلاون نکلے ہے ہے

کرن بیمار اگ دن وچ سے ۔ کرن قضانہ اپنا وار ... یارب ..

شام ہووے کرچلن قطاراں ۔ لشکر ظالم غیر شماراں

سنیاں نے مارن تلواراں ۔ ہر دم رہندے ڈنگ سنوار ... یارب ..

جانوراں نوں خوف انہاں دا ۔ ہاتھی ویکھ مچھر تڑپاندا

جتھ ایہ جاندا شیر نہ آندا .. ۔ کرہیں سکدی کجھ سرکار ... یارب ..

تیل مٹی دا چھپڑاں پاؤ ۔ ننگے کھوہاں چھت لگواؤ

مچھر دانی جلد منگاؤ ۔ مچھراں دا نہ بنو شکار .... یارب

گل انصاف دی بے انصافی ۔ مومن نوں اک نقطہ کافی

نہیں کجھ اس وچہ کوڑ تلافی ۔ ستھرا صاف رکھو گھر بار

یارب سایاں خیر گذار

Taj Tahir Foundation

پانچواں سین

شرابی کا بازار میں نظر آنا

(دھنا سنگھ شرابی کا شراب کے نشے میں مخمور اور شراب کی تعریف کرتے آنا
اور لوگوں کو گالیاں نکالنا)

دھنا سنگھ۔ اساں کوئی پیتی ہوئی اے۔ اسیں تے عیش کرنے آں
کہڑ رڑڑا کہندا اے اساں پیتی ہوئی اے۔ اسیں کسے دی پرواہ
کرنے آں۔ تیغ تے ساڈے ترلے نیں ہویا کیہہ۔ جو وچوں
دو تن گھنے پا دِتے تے۔ رج کے پی تے لئے

گانا شرابی

لطفِ حیات رندو! جامِ شراب میں ہے۔
اور بزمِ مے کی لذت کٹلس کباب میں ہے۔
دریا کا ہو کنارا ساقی بھی چلبلا ہو۔
رقص سہ دہ مینا کوثر کے آب میں ہے۔
زاہد کی ایسی تیسی دوزخ کی کیسی دھمکی
دل کی تپش کے آگے وہ کس حساب میں ہے
دسکی اڑا دُ بانکے سوڈے کی کھول بوتل

ہستی کا راز پنہاں بادۂ ناب میں ہے۔

(شرابی کا جانا پچھلے پردے کا اٹھنا اور پلنگ کے مکان کا نظر آنا)

گوردیال۔ ماتا ٹکر دیہہ۔ بڑی بھکھ لگی اے۔

ماں۔ دم دی ئے۔ کہہ ویلے کھان داہی سیاپا لگّا رہندا اے
لے پھڑ۔ کھا مرئے۔

منگل داس۔ ایہ خراب روٹی نہ دے ایہ تے چوہیاں دی جوٹھی اے
آہ ویکھاں۔ روٹیاں والی ڈل دے وچہ چوہیاں دیاں مینگناں
پیاں ہویاں نیں۔

(اتنے میں سیوارام کا آنا اور بغل میں درد ظاہر کرنا)

منگل داس۔ بھایا جی تسیں فکر نہ کرو۔ ایہ رضائی اُتے لے لو۔ بے بے
بوہے سارے بند کر دے۔ ہوا جرا نہ آوے۔ تے میں جاناں
واں۔ نتھو دے پُت سوبھے نوں لیاؤناں واں اوہ آکے کوئی
دوا دیگا۔ تے بھایا راضی ہو جائے گا۔

(منگل داس کا جانا اور سوبھے پساری کو لانا۔ پساری کا نبض دیکھنا)

سوبھا رام۔ ایسنوں کوئی بماری نہیں۔ اینویں کوئی ناڑ تے ناڑ چڑھ گئی
اے۔ تیل ملو۔ تے بنفشے دا شربت ست اسبغول دے نال پیکاؤ تے
یاں جمّو لوٹے دا جلاب دے دیہو۔ جھٹ پٹ راضی ہو جائے گا۔

(حکیم کے جاتے ہی مریض کا دم بخق ہونا اور چارپائی سے اُتار کر زمین پر لٹانا اور رونا پٹینا)

ڈراپ دوم

سین پہلا

(صفائی کی دیوی اور مرزا کا آمنے سامنے نظر آنا)

مرزا ۔ کیوں بی صفائی ۔ دیکھا ! یہ سب میرے کرشمے ہیں ۔ تو میرا کیا بگاڑ سکتی ہے ۔ دیکھ ابھی میں تجھے تنگ کرکے ہندوستان کو اور تنگ کرونگا

مرزا کا چلے جانا

صفائی کی دیوی ۔ اے پرماتما ! کیا تیری یہی مرضی ہے ۔ کہ ہندوستان بیماریوں میں ہی مبتلا رہے ۔ اے ایشور ! اگر اس وقت تو نے ہندوستانیوں کی مدد نہ کی ۔ تو پھر کونسا وقت ہے؟ ہندوستان کا سدھار کرو ۔ اور بیماریوں میں پھنسی ہوئی نیا کو پار کرو ۔

گانا صفائی کی دیوی

مرلی والے کرشن جی میری مدد فرمائیے
رنج وغم میں پھنس گئی میری مدد فرمائیے
لیجئے میری خبر سوگرد سیتا کی تمہیں ،،
پھنس گئی ہوں رام جی میری مدد فرمائیے

Taj Tahir Foundation

اے گرو نانک خبر لے آ کے اِس مظلوم کی
یاد تجھ کو کر رہی ہوں مری مدد فرمائیے
تیری اُمّت کو نبی جی دل سے کرتی ہوں پیار
اے مدینہ کے نبی میری مدد فرمایئے

(پردہ پھٹنا اور تعلیم دیوتا کا ظاہر ہونا صفائی کا دوزانو ہو کر بنتی کرنا)

گانا

میری عرض داتا منظور کرو ۔
اِس گند کو ہند سے دور کرو
ہند کو گھیرا ہے آ کر حسرت و افلاس نے ۔ دُکھ نے آزار نے اور مفلسی و یاس نے
بیڑا ان کا تباہ ضرور کرو
میرے داتا عرض ......

کیا سناؤں اس زمیں کے ساکنوں کی داستاں ۔ لٹ گیا سب کچھ ہے باقی رہ گئی ہے داستاں
پہلی شان سے پھر معمور کرو
میرے داتا عرض ....

دیوتا ۔

سُن رہا ہوں غور سے ساری میں تیری داستاں
کھو چکا ہے مدتوں سے ہند اپنی پہلی شان
قائم اپنی وہ شان ضرور کرو ۔

Taj Tahir Foundation

دن بُرے جاتے رہے ہیں اب بنو تم ہوشیار
علم کی نیّا کو کرو دو عمل کے چپّو سے پار
اور پھوٹ کو منہ سے دور کرو ...... یا دیگر دیکھو صفحہ نمبر

صفائی کی دیوی تو نہ گھبرا ہر ایک بات کو جانتا ہوں ۔ پرنتو ہر ایک کام کے لئے وقت مقرر ہے ۔ اب ہندوستان کے دکھ کی انتہا ہو چکی ہے ۔ اور وہ اپنے کئے کی سزا کافی بھگت چکا ہے ۔ اب جلدی ہی اس کا ادھار ہو گا ۔ اور ہزار بار ہو گا ۔ جاؤ تم اپنا کام حوصلے اور دھیرج سے کرو ۔ میں تمہارے دکھ مٹانے اور خلق خدا کو سکھ پہنچانے کے کارن تعلیم دیوتا کا اوتار گکھڑ ٹریننگ کالج ضلع گوجرانوالہ میں دھارن کرونگا ۔ وہاں میرا یہ روپ ہو گا ۔

۵ خادم قوم وطن کا ہوتا ہے جیسا لباس
رہتا ہے حاضر ہمیشہ جسطرح آقا کے پاس
خاکی وردی میں رہیگا ۔ رات دن امداد میں
اب غلاظت سے صفائی تو ہو بیخوف و ہراس (الصاف)

(دیوتا کا سکوٹ کے ڈریس میں نظر آنا اور پردہ کا گر جانا)

Taj Tahir Foundation

سین دوسرا

(گکھڑ ٹریننگ کالج کی بلڈنگ کا حال اور سکوٹوں کا بیٹھے نظر آنا)

گانا

ہن لیہ ہندیو بچڑے پڑھاؤ

پڑھا لکھا کے عمل کراؤ ۔ ہند نوں ہندیو بچاؤ

ہن تسیں ہند بچڑے پڑھاؤ

علم تے عمل جاں ہوون شامل ۔ تاں سب مقصد ہوون حاصل

قسمت نوں آزماؤ ۔ ہن تسیں

کر کے عمل جو بن دے عامل ۔ اوہی نیا وچہ مرد ہیں کامل

تسیں بھی کجھ بن جاؤ ۔ ہن لیہ ۔ ۔ ۔

پڑھیا بیٹیا پاس بٹھاؤ ۔ ٹوہنو وہی رسے لکھاؤ

خط پتر لکھواؤ ۔ ہن تسیں ہندیو ۔ ۔ ۔ ۔

ہندو مسلم سکھ عیسائی ۔ بن جاؤ سارے بھائی بھائی

گل ساڈی من جاؤ

ہن تسیں ہندیو بچڑے پڑھاؤ

دیگر

بقیہ صفحہ نمبر ۲۶

بطرز کشتی بھنور ہیں آن پڑی ہے داتا مصیبت ٹالیے میری پیاری جی نستا

صفائی کی دیوی۔

کاہن کرشن مراسئے۔ بلہاری تیری رضا

ڈانواں ڈول ہے ہندوی کشتی۔

بیڑا پار اتار ئیے بلہاری تیری رضا . . .

مشکل ویلے مدد تیری ہے۔

تیرا ہی نام چتار ئیے بلہاری تیری رضا . .

ہیضہ چیچک گند برائی

ہند وچوں دُر کار ئیے " "

تیغ میری تے ہار اہناندی۔

ایس عاجز نوں تار ئیے " " "

عامل عمل تے کام اساڈا۔

جان لتا نتوں وار ئیے " " "

جواب کرشن جی۔

ہمت مول نہ ہار ئیے موری پیاری۔ امر رضا د۔

ہندوی نگری لبتی اساڈی۔ ایس دا کم سنوار ئیے موری پیاری امر رضا

کم تیرے وچہ تھ اساڈا ۔ منوں نہ نام وسارئیے ۔ موہی پیاری الر رضا
انت نوں تیری جیت ہو ویگی ۔ دشمن تیرے مارئیے ۔ ،، ،، ،،
عامل عمل تے ہمت تیری ۔ بیڑا پار اتارئیے ،، ،، ،،

۔ ہیڈ ماسٹر کا آنا اور نصیحت کرنا ۔

میرے عزیز بچو ! تمہیں معلوم ہے ۔ کہ تم کو کس لئے پنجاب کے گوشے گوشے سے اکٹھا کیا گیا ہے ۔ اگر تمہارا مقصد محض کتابی تعلیم پانا ہی تھا ۔ تو اس طرح کے سکول تمہارے اضلاع میں موجود تھے ۔ تمہارے یہاں آنے کی غرض خلق خدا کی خدمت کرنا ۔ اور صفائی کا سیکھنا ۔ لوگوں کو سکھانا سُستی اور کاہلی کا دور کرنا اور کرانا ۔ اور اپنے ہاتھوں سے اپنا ہر ایک کام سر انجام دینا ہے ۔ اور سب سے بڑا مقصد اپنے دیہاتی بھائیوں کی رہنمائی کرنے کا طریقہ سیکھنا ہے تم جانتے ہو ۔ کہ تمہارے دیہاتی بھائی آئے دن مختلف بیماریوں میں پھنسے رہتے ہیں ۔ ان کے پاس نہ تو عام دولت اور نہ ہی کوئی اعلے حکیم یا ڈاکٹر ہوتا ہے ۔ اور نہ ہی وہ کاشت کے طریقے جانتے ہیں جن سے وہ اپنی دولت بڑھا کر بیماریوں کے انسداد پر روپیہ لگا سکیں ۔ اور نہ ہی اتنی تعلیم ہے ۔ کہ ہر ایک آدمی بیماریوں کے علاج یا انداد کے طریقوں سے واقف ہو سکے ہماری فیاض گورنمنٹ نے ان کمیوں کو پورا کرنیکے لئے سرتاپا کوششیں کی ہیں ۔ اور کر رہی ہے

لیکن یہ گورنمنٹ کو ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اس کام کی کامیابی کا انحصار ایسے مدرسین پر ہے۔ جو حفظانِ صحت کے اصولوں سے واقف رفاہِ عام کے کاموں سے آشنا۔ قوم اور ملک کے سچے خادم ہوں۔ کیونکہ مدرس ہی ہے۔ جو دیہات میں اپنی قابلیت سے پوری کامیابی دکھا سکتا ہے۔ مدرس ہی ہے۔ جو چھوٹے بچوں کو جنہوں نے بڑے ہو کر ملک کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں تھامنی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مدرس اہلِ دل قابل اور خلق خدا کی خدمت کرنے والا ہو۔ پس تمہارا فرض ہے۔ کہ تم دیہاتی بھائیوں کی رہنمائی کرو۔ اور تعلیم عام کر کے بیماریوں کے انسداد کے طریقے بتاؤ۔

اس کام میں گورنمنٹ تمہاری مدد کریگی۔ میں اب اپنی تقریر کو ان چند اشعار کے بعد ختم کرنے سے پہلے یہی کہونگا۔ کہ اٹھو! ملک کے کونے کونے میں جاؤ۔ فرضِ انسانیت ادا کرو۔ اور جزائے خیر کے مستحق بنو۔

از نظم الصفا

اے پیارے طالب علمو! ہمت نہ ہار جانا
استاد کی کمائی مٹی میں نہ ملانا

جو کچھ کیا ہے حاصل تعلیم مدرسہ سے
دنیا میں کوئی جائز جا فائدہ اٹھانا

گھبرانا نہ مصیبت میں میرے پیارے بچو!
مردوں کا قاعدہ ہے دکھ میں بھی مسکرانا

خلقِ خدا کی خدمت یہ فرضِ اولیں ہے
بیماریوں سے ہر دم مخلوق کو بچانا!

کرنا جہاں میں روشن نام اپنا نیکیوں سے
عیبوں سے بچ کے رہنا مظلوم کو چھڑانا

الصفا کی دعا ہے پھولو اور پھلو! عزیزو
غنچے ہرے چمن کے رنگین گل کھلانا

سین تیسرا

(مکان ہسپتال سکوٹوں کا دوائیاں تیار کرتے نظر آنا)

سکوٹ ڈاکٹر۔ کیا دوائیاں تیار ہیں؟

ہیرالال۔ ہاں ڈاکٹر صاحب تیار ہیں۔

ڈاکٹر۔ اچھا! سکوٹ یہ دوائیاں سبھی گاؤں گاؤں میں جائیں۔ بیماریوں کے انسداد و علاج کریں۔ ضرورت کے وقت مجھے بھی بلا لیا جائے۔

(چند سکوٹوں کا دوائیاں لیکر جانا اور گیت گانا)

سراں اُتّے دکاناں چائیاں (انصاف) بھائی نے لو مفت دوائیاں

نہیں کسے نوں دھوکا دیندے — کوئی دام درم نہیں لیندے
ہیں کارِ خیر کریندے — سنو کاکیاں بھینیاں مائیاں... سراں
ایہہ مکھیاں ہیضہ پاون! — رل موش مچھر دکھلاون
نت موذی ظلم کماون! — کر دگھر وچہ خوب صفائیاں... سراں
سٹو نیم حکیم دے دعوے! — لٹ پیسے دغا کماوے
گھروں کڈھکے قبر دکھاوے — یا دیو سخت جدائیاں... سراں
انصاف کرے واویلا — بن کامل گرو دا چیلہ
جگ چار دیہاڑے دا میلا — کجھ کر لے نیک کمائیاں۔

سراں اُتّے دکاناں چائیاں...

Taj Tahir Foundation

سین چوتھا

ہیضے والا مکان

گیان دئی کا ہیضے سے کرانا۔ اور قے وغیرہ کرنا۔ اور سکوؤٹوں کا مدد کرنا

سکوؤٹ ۱: بھائی ہیرالال یہ عورت تو ہیضے کی مریض معلوم ہوتی ہے۔ اس کا جلدی کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔ ورنہ یہ نامراد مرض بہت جلدی پھیل جائیگا۔ اور منٹوں سیکنڈوں میں شہر کو تباہ کردیگا

گانا سکاؤٹ

ہیضہ مرض ہے بُری بلا۔ آیا وار نہ کرے قضا

پھل پھُل کچے مول نہ کھاؤ۔ مکھیاں نوں فی الفور ہٹاؤ

مرنوں اپنی جان بچاؤ۔ رکھو مکان تے صحن صفا

پہلے دست وتے لگ جاندے۔ بند پیشاب نہ ہرگز آندے

دردبدن دی رت پی جاندے۔ لگے پیاس جوں آتش بجا

نبض ہوجاوے ایہو بیماری تاں ایہ کرنی فوراً کاری

دردا تے ہو مالش جاری۔ حقنہ اِس دا عجب دوا

ٹھنڈا دیہو بیمارنوں پانی۔ گرم رکھو حالت جسمانی

ایہ گل رکھنا وِرد زبانی تا لقمی ہردم دیہو غذا

Taj Tahir Foundation

کالی مرچ تے ہینگ کافور مرچاں لال افیون ضرور
دکھ بیمار دے کرسن دور ہے نسخہ اصاف شفا

ہیرالال۔ اچھا بھائی نور احمد میں ابھی دوڑ کر ڈاکٹر صاحب کو بلا لاتا ہوں۔ تم لوگ تب تک اس کی تیمار داری کرو۔

(ہیرالال کا جانا۔ سکھوں کا تیمار داری کرنا)

ڈاکٹر (معائنہ کرکے) ہیرالال تم نے بہت اچھا کیا۔ جو مجھے جلدی سے بلا لائے۔ ورنہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہیضہ سارے شہر میں پھیل جاتا دیکھو! اس مکان میں کتنی گندگی ہے۔ یہ دیکھو۔ گلی سڑی ترکاریاں اور پھل پڑے ہیں۔ اور یہ پانی بھی خراب ہے۔

(ڈاکٹر کا دوائی دینا اور نصیحت کرنا)

دیکھو لالہ پرمانند اپنے مکان کو صاف رکھو۔ دروازے کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رکھو۔ اور گلی سڑی ترکاری مت کھاؤ۔ ہیضے کے دنوں میں پانی ابال کر پیو۔ اپنی عورت کو بھی ابلا ہوا پانی دینا۔ اور خود بھی ابال کر پیو۔ جہاں تک ہو سکے۔ مکھیوں کو گھر میں نہ آنے دو۔ یہی مکھیاں انسان کی بڑی دشمن ہیں۔ یہ ہیضہ پھیلانے میں ہوا سے بھی زیادہ تیز ہوتی ہیں۔ تم ان کو معصوم مت جانو۔ ان کو مارنے کی کوشش کرو گھر میں مکھی مار کاغذ رکھو۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ مکان میں کوڑا کرکٹ نہ رہنے دو۔ مکھیاں خود ہی نہ آئینگی۔ اور نہ ہی تم بیمار ہو گے۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی یہی صلاح دو۔ لو یہ دوائی دو دو گھنٹے کے بعد پلانا اور ہیرالال تم خود آکر اس کی خبر لینا۔

سکوٴٹوں کا گانا

(بطرز میرے مولا بلالو مدینے مجھے)

ظالم مکھی نے رخ کو جدھر کر دیا۔ ملک الموت نے حملہ ادھر کر دیا

آؤ تو دیکھو ذرا بے رحم کی آزادیاں
سامنے ہی سامنے کرتی پھرے بربادیاں
ہندی لوگوں نے اس کو نڈر کر دیا۔ ظالم مکھی نے ....

یہ سمجھتی ہے کہ ہیں کل نعمتیں میرے لیے
کل زمیں میرے لیے اور آسماں میرے لیے
میری خدمت کو پیدا البشر کر دیا۔ ظالم مکھی ....

گر کسی کے بچھا دعوت کا دستر خوان ہے
یا سجی حلوائی کی بازار میں دکان ہے
پہنچی فوج مگس اور غدر کر دیا۔ ظالم مکھی ....

ہندیوں کو دیکھیے ہر دم اسی کا دم بھریں
سوئیں تو لب پہ بٹھائیں کھائیں تو شامل کریں
ایسا لوگوں پہ اپنا اثر کر دیا۔ ظالم مکھی نے رخ کو جدھر ...

کل جہاں میں سب سے بڑھ کر جان کی دشمن ہے یہ
گھر میں ہی رہتی ہے یہ اور گھر کی ہی بیرن ہے یہ
اس نے لاکھوں کو بے بال و پر کر دیا۔ ظالم مکھی نے ....

اک غلاظت سے اٹھی اور گر پڑی جھٹ شیر پر
دوسری آلودہ ہو کر پڑی جھٹ کھیر پر
[illegible] فوراً امرت کو اس نے زہر کر دیا

پانچواں سین

(دھنا سنگھ شرابی کا کوڑھی کی حالت میں بیٹھے ہوئے نظر آنا۔ اور اسکی عورت کا بدن کی پیپ دھونا)

گانا شرابی

یہ میری زندگی کیا ہے وبالِ جان ہستی ہے۔
تن عریاں جگر سوزاں غریبی فاقہ مستی ہے
سرورِ دل کہاں اسمیں غمِ حسرت نہاں اسمیں
نہ دم اس میں نہ جاں اس میں یہ ارمانوں کی بستی ہے
کبھی لاکھوں کے والی تھے کئی در پہ سوالی تھے
مگر پھوٹی ہوئی کوڑی کو اب حسرت ترستی ہے
فلک نے پیس ڈالا ہے پڑا غربت سے پالا ہے
میں وہ آفت رسیدہ ہوں کہ ہر پہلو سے پستی ہے
یہ دنیا جائے عبرت ہے سبق کچھ سیکھ لے بانکے
جہاں راحت کے ساماں تھے وہاں وحشت برستی ہے

من تھا مگن وشئین کے مزے لوٹ لوٹ کر
بدکاریوں میں خوب پڑا لوٹ لوٹ کر
اندھا شباب تھا نہ تھی یہ خبر مجھے
نکلیں گے پاپ تن سے مرے پھوٹ پھوٹ کر

Taj Tahir Foundation

آہ! پیاری پریہ! کیا ایشور نے تجھے اسی لئے پیدا کیا تھا۔ کہ تو رات دن ایک کوڑہی کی سیوا کرتی اور اس کے خون بھرے جسم سے ہر وقت پیپ دھویا کرتی

گذر جاتا ہے سارا دن بدن کی پیپ دھونے میں
کٹے شب بیقراری میں تو دن گذرے ہے رونے میں

عورت۔ میرے پتی بھگوان۔ آپ کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں تو آپ کی ادنے داسی ہوں۔ مین کے سمان آپ کے درشن امرت کی پیاسی ہوں

سیوا پتی کی کرنا ہے دہرم استری کا
پوجن پتی کی کرنا ہے کرم استری کا

کیا ہوا جو آپ کو اس نامراد بیماری نے ستایا ہے۔

شرابی۔ آہ کتنی نیک ہے۔ اے دیوی۔ میں شرمندہ ہوں۔ کہ میں نے تیری قدر نہ جانی۔ اُسوقت میں اندہا تھا۔ آہ! شراب خانہ خراب تونے مجھے کسی کا نہ رکھا۔ آہ! مجھے اب وہ وقت یاد آرہا ہے۔ کہ میں شراب میں مدہوش از خود فراموش ہو کر بازار میں گر پڑتا۔ لڑکے میرا مخول اڑاتے اور تالیاں بجاتے۔ میں ان کو گالیاں دیتا۔ اور کیچڑ مٹی میں بھرا ہوا رات کے بارہ بارہ بجے کے بعد آتا۔ آہ! نیک دیوی! تو نے میرے ساتھ

ہمیشہ نہاتی اور ہر وقت جسم کو صاف کرتی۔ اور شراب کی برائی
سے خبردار کرتی۔ لیکن ہائے میں تجھے ٹھوکریں مارتا۔ اور گالیاں دیتا۔
آہ میں نے بالکل تیری قدر نہ جانی۔ الٰہی شور! اب میرا آخری
وقت ہے۔ میں گنہگار ہوں۔ تو رحیم ہے۔ کریم ہے۔ میرے گناہ
بخش۔ ہائے پانی۔ پانی۔ (عورت کا پانی پلانا)

(چند سکاؤٹوں کا داخلہ)

سکاؤٹ۔ اے نیک عورت! ہم اگر تیرے خاوند کو علاج کے لئے
ہسپتال لے جاویں۔ تو امید ہے۔ کہ اسے جلد آرام ہو جائیگا۔ کیا تجھے منظور ہے۔

لیجائیں ہسپتال میں بیمار کو تیرے
واں ڈاکٹر کریگا علاج اس کا ستم
نہ روشن ہو جائیگا واں تندرستی (الخ) لیتے رہینگے روز واں اس کی ہم خبر

عورت۔ بھائی اگر خدا کو منظور ہے۔ کہ اسے ہسپتال میں آرام ہو گا۔
تو چلو لے چلو۔ میں بالکل تیار ہوں۔ گو میرا ہندو دھرم ہسپتال
کی دوائی کروانا اور کھانا پاپ سمجھتا ہے۔ لیکن مجھے اس وقت اس
بات کی ہرگز پرواہ نہیں۔

مذہب کی رو سے جانا ہمارا ہے گو قصور۔ بچ جائے مرد مرنے سے لیجائیے ضرور
بھائی تمہیں سکوٹ سلامت خدا رکھے۔ سنتی تھی آج دیکھے ہیں گلدستے کے ذی شعور
(الانصاف)

(سکاؤٹوں کا چارپائی پر بیمار کو اٹھا کر ہسپتال لیجانا)

سکاوٹ کا گانا

(شراب کی خرابیاں)

مت پیو شراب خانہ کرتی ہے خراب عقل دیتی ہے جواب یہ سچائی ہے۔

بچو بچو میری جان مت پیو گر ہو انسان

گندگی میں پڑنا کھونا ایمان مت پیو......

کوچے کوچے جاتے ہو جا کر شور مچاتے ہو

دیتے ہو گالی چلاتے زباں مت پیو شراب......

دیکھو دیکھو بادہ خوار گر ا پڑا ہے سر بازار (انصاف)

کیچڑ میں پگڑی نجاست میں جان مت پیو......

منہ پر کتے کریں پیشاب پیتا ہے وہ سمجھ شراب

عزت کی دشمن ہے زر کا زیاں مت......

نشہ ناشے یہ بے پیر۔ لاکھوں کر دے شاہ فقیر

گدا گر بنا دیتی ہے بے ایمان مت پیو......

فتوے ہے انصاف سنا۔ بادہ خواری قہر خدا

ہندو ہو بھائی یا ہو مسلمان۔ مت پیو شراب۔ خانہ کرتی ہے خراب

عقل دیتی ہے جواب۔ یہ سچائی ہے۔

نور احمد عاصم بانوالی
(سرگودھا)

سین چھٹا

بخار کا گھر

(مولوی برکت علی اُسکی بیوی اور جلال تینوں کا بخار کی حالت میں نظر آنا)

برکت علی۔ ہائے پانی۔پانی۔ خدایا! ہم نے کیا گناہ کیا۔ جو سارے کے سارے کنبے کو بخار میں پھنسایا۔ ارے بھائی پانی دو۔ آہ! گھر کا گھر بیمار ہے۔ کون کسی کو پانی دے۔ کوئی جانے والا ہی ہم پر رحم کرے اور پانی پلا دے! خود چارپائی سے اترنے کی کوشش کرنا اور گرنا)

رب کریم سائل ہوں تیری جناب میں

پھنسا ہے مرغِ دل مرا دامِ عذاب میں

بچے کراہ رہے ہیں مری بیوی تڑپ رہی

اُٹھنے کی تاب نہ رہی خانہ خراب میں

سکاؤٹوں کا داخلہ

سوہن لال۔کیوں بھائی نور احمد یہ سب لوگ تو ملیریا کا شکار معلوم ہوتے ہیں۔ جاؤ؟ ڈاکٹر صاحب کو بلالاؤ۔

(نور احمد کا جانا اور ڈاکٹر کو لانا)

Taj Tabir Foundation

ڈاکٹر صاحب۔ اوہو! یہ گھر کتنا گندا ہے۔ ہر جگہ پانی گرا پڑا ہے
تمام مکان میں اندھیرا چھایا ہے۔ ان تمام آدمیوں کے بیمار
ہونے کی وجہ یہی ہے۔ پانی کے گرنے کی وجہ سے کیچڑ ہو رہا ہے جگہ
بجگہ پانی کے چھوٹے چھوٹے گڑھے بنے ہیں۔ گندی نالی سے
کتنی بدبو آ رہی ہے۔ اور مچھروں کے گروہ کے گروہ پھر رہے ہیں۔
پھر یہاں بخار نہ ہو تو کیا ہو!

ہیرالال۔ نور احمد تم ان لوگوں کو ہسپتال لے جانے کا انتظام کریں۔

سوہن لال۔ رام چند تم ان کے مکان کی حفاظت کا بندوبست کرنا
اور ان کے مکان کی صفائی کروانا۔ (ڈاکٹر کا جانا)

سکاؤٹ ۲ بھائی سوہن لال بھلا ہم ملیرئے سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں

سکاؤٹ ۱ سوہن لال بھائی کرم الٰہی ایک دن ڈاکٹر صاحب
لیکچر میں کہہ رہے تھے۔ کہ:

ملیریا اگست ستمبر۔ اکتوبر کے مہینوں میں عموماً ہوتا ہے۔ جس
کی وجہ یہ ہے۔ کہ بارش سے جگہ بجگہ پانی کے گڑھے بھر جاتے ہیں۔
اور اُس پانی پر مچھر پیدا ہوتے ہیں۔ یہی مچھر آدمی کو کاٹ کر بخار
لاتے ہیں۔ اول تو گڑھے مٹی سے پر کر دو۔ اگر نہ ہو سکیں تو پانی پر
مٹی کا تیل چھڑکنا چاہیئے۔ اگر مچھر پیدا ہو جاویں۔ تو ان سے بچنے
کے مچھر دانی کا استعمال کریں۔ اور کونین کا استعمال کرنا چاہیئے
کونین مچھر کی زہر کو زائل کر دیتی ہے۔ یا رات کے وقت مٹی کا تیل اور
سرسوں کا تیل جسم کے ننگے حصوں پر ملو۔ مچھر سے بچے رہو گے

Taj Tahir Foundation

گانا

بطرز۔ (لکھ سجناں دل پایاں چھٹیاں درداں دیاں او چھٹیاں درداں دیاں)

مچھر ہے خونخوار دل بیزار کیا
ہائے .... دل بیزار کیا

لشکر اس نے خوب بنایا ہر جا پہ اندھیر مچایا
شہر گلی بازار دل بیزار کیا ....
سب کے دل کو ہے تڑپایا اندر باہر جال بچھایا
پہنچایا آزار دل بیزار کیا ......
ہر گھر میں بستر بچھوایا گھر کو شعلہ زار بنایا
بن کر آتش بار دل بیزار ......
موسم جب برسات کا آیا فوراً اس نے تاپ بلایا
ایسا بدکردار دل بیزار کیا ......
شام ہوئی آ ڈیرا لگایا جب ظالم نے موقع پایا
جھٹ کاٹا رخسار دل بیزار کیا ......
خون میں جس دم زہر ملایا لرزے نے پھر آن دبایا
پہنچایا آن بخار دل بیزار کیا ....
تپ نے ایسا زور لگایا بالکل اس کا ہوش بھلایا
سوکھے منہ ہر بار دل بیزار کیا ......
پہلے تو کمزور بنایا آخر ملک الموت بلایا
دیا سنبھال شکار دل بیزار کیا ....

نرسنگھ دیال فانی

ساتواں سین

(پلیگ کا مکان)

(گوردیال کا بیمار نظر آنا۔ منگل داس اور اُسکی والدہ کا نظر آنا)

منگل داس - او میریا ویرا! توں بھی ساتھوں منہ موڑ دا نظر آوندا ایں۔ ہائے ربا! اساں کیہ کی گناہ کیتا ہے - اجے پچھلا سل تے مٹیا نہیں۔ اک ہور ساڈے اُتے مصیبت دا پہاڑ ڈھا دتا ای - کہا گئی

بندے کو مولا اپنے نہ رسوا بنائیے
بیدائی کی لاج برحمت نبھائیے
جنت نہ دے نہ دے مجھے دوزخ میں ڈالئے
طاعون کے عذاب سے لیکن بچائیے

(والدہ)

(سکاؤٹوں کا آنا بمعہ ڈاکٹر) **ڈاکٹر** دیکھو بھائی محمد شریف (رضاکار) اس مریض کو کیمپ میں علیحدہ رکھو اور ان کے لباس صاف کراؤ - نور احمد! تم ان کے مکان کو سپرے کے ساتھ بلکل صاف کرو۔ اور میں ان باقی لوگوں کو جو ابھی اس مرض میں مبتلا نہیں ہوئے ٹیکا لگاتا ہوں۔ تم تمام شہر میں ٹیکا کرنے کا انتظام کرو۔

محمد حسین - بھائی سوہن لال! یہ ناگوار مرض کس طرح ہوتی ہے - اور اس سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔

سوہن لال - یہ مرض چوہوں کی وجہ سے ہوتی ہے - کیونکہ چوہوں پر پسو ہوتے ہیں وہ چوہوں کو کاٹتے ہیں۔ جب چوہے اس مرض سے مر جاتے ہیں۔ تو پسو

Taj Tahir Foundation

اس بیماری کے جراثیم لے کر اڑتے ہیں۔ اور آدمیوں کو کاٹتے ہیں۔ آدمی کے اندر جراثیم ترقی کرتے ہیں اور جہاں کوئی جوڑ ہوتا ہے وہ ٹھہر جاتے ہیں۔ اور آدمی کو اُس جگہ گلٹی نکل آتی ہے۔ سیاہ رنگ کی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ اور سُرخ رنگ کی بھی خطرے سے تو خالی نہیں ہوتی۔ مگر تاہم بچنے کی کچھ نہ کچھ امید ہوتی ہے۔ اس سے اس طرح بچ سکتے ہیں۔ کہ چوہوں کا انسداد کیا جاوے۔ اور باہر دور جا کر رہنا چاہئے۔ اور اپنے گھروں کو آگ سے تپانا چاہئے۔ اور طاعون کا ٹیکا لگوایا جاوے۔

نور احمد۔ اگر یہ مرض پھوٹ آوے تو کیا کرنا چاہئے۔

سوہن لال۔ بیمار کو کھلی ہوا میں لٹایا جاوے۔ آدمیوں کی بھیڑ نہ ہو سکتوی غذا دی جاوے۔ جو دل کو مضبوط کرے۔ جلاب دینا بھی اچھا ہے۔ تاکہ تمام جراثیم نکل جاویں اور ٹیکہ لگوانا زیادہ مفید ہے۔

نور احمد۔ تو بھائی سوہن لال! یہ چوہے بڑا نقصان کرتے ہیں۔

سوہن لال۔ ہاں ہاں یہ بڑے موذی ہیں۔ پلیگ کے بانی ہوتے ہیں۔ گھروں میں رہ کر کپڑوں اور غلہ کو اور دیگر اشیاء کا نقصان کرتے ہیں بلیوں کے ذریعے یا پنجروں کے ذریعے یا دوائی ڈال کر مار دو۔ اور گھروں سے نکال دو۔

سکاؤٹوں کا گانا

چوہیاں نوں گھروں نکالو
سر آئی مصیبت ٹالو

اے چوہے دشمن بھاری۔ لاکھ واری توبہ زاری
اے پان پلیگ بیماری۔ گھر ساجن بلیاں پالو

چھوہووے قہر الٰہی - اٹھ آندے موش سپاہی
پا دیوے طاعون تباہی - خود بچ کے نگر بچا لو
مل لئے لو چوہے ماراں - رل جاندیاں بہت بازاں
نت مارو نو دس بارہ - اکھ پٹ کے سُرت سنبھالو
تکلیف دیون ہر لحظہ - نقصان کرن نت تازہ
چوہیاں دا کڈھو جنازہ - کھڈاں وچ زہراں ڈالو
انصاف دی گل ہے خاصی - کڈھ چوہے پاؤ خلاصی
چھٹ جان عذابوں جاسی - بے سمجھ گھبرا ابدا لو
چوہیاں نوں گھروں نکالو ۸ انصاف

ڈراپ تیسرا

سین پہلا (ہسپتال کا مکان)

(ڈاکٹر اور سکولوں کا اپنا اپنا کام کرتے نظر آنا۔ تمام بیماروں کا صحت یاب ہونا)

ڈاکٹر۔ دیکھو میرے دوستو! آئندہ ہمیشہ اپنے گھروں کو صاف کرو۔ تاکہ بیماریوں سے بچ سکو۔ اور جو جو نصیحتیں ہم نے تم لوگوں کو کی ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کر فائدہ اٹھاؤ۔

بیمار۔ حضور ہم لوگ دل و جان سے آپ کے مشکور ہیں۔ اور اس گورنمنٹ کی ترقی کے لئے دن رات دعا کرینگے جس نے ہم لوگوں کے لئے ایسے ڈاکٹر مہیا کئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے گاؤں میں صفائی کرینگے

Taj Tahir Foundation

ڈاکٹر۔ بہت اچھا جاؤ خدا تمھیں اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔

سین دوسرا

بازار۔ صفائی اور غلاظت کا ایک دوسرے کے مقابلہ پر نکلنا)

صفائی۔ اب مجھے ذرا غلاظت بیگ کی خبر لینی چاہیئے۔ کہ وہ کہاں جانیکی صلاح کرتا ہے شکر ہے خدا کا جس نے میری مدد کو سکاوٹ بھیجے۔ اور ہند کے لوگوں کو اور مجھے غلاظت اور بیماریوں سے نجات دلائی۔

کیوں مرزا غلاظت بیگ اب کہاں جانے کا ارادہ ہے۔

مرزا۔ کہاں جاتا ہے یہاں ہی رہونگا۔ کیا ہوا جو ہندوستانی مجھے چھوڑ رہے ہیں۔ مگر میں ان کو جیتے جی کبھی نہ چھوڑونگا۔ گو تم نے تمام لوگوں کو یقین دلانے کی پوری کوششیں کی ہیں۔ کہ میں ان کا دشمن ہوں قاتل ہوں۔ بیخ آفات وبیماری ہوں۔ کیا ہوا جو تو نے خاکی خاکی وردی والے سکاوٹوں کو میری بربادی پر کمربستہ کر دیا ہے۔ لیکن یاد رکھ۔ کہ ہندوستان میں کبھی کوئی لہر یا تحریک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ میرا یہ پورانا تجربہ ہے۔ کہ یہاں کئی آئے اور ہند کو میرے پنجے سے چھڑانے کی کوشش کر گئے۔ لیکن اپنی حسرت ساتھ ہی لے کر سیضہ یا پلیگ سے مر گئے بھلا یہ سکاوٹ بیچارے میرا کیا کرینگے۔ سال دو سال کے بعد یہ بھی گذشتہ پہلوں کیطرح چپکے ہو بیٹھینگے۔

سکاوٹوں کا داخلہ

لیڈر۔ او گندے آفت کے پرکالے ہند میں بیماری پھیلانے والے یہ تیری بھول ہے۔ یاد رکھ سکاوٹ تیرے درپئے آزار ہیں۔ اور تیری بیخ کنی کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اور تیرا جو یہ خیال ہے۔ کہ یہ تحریک بھی دوسری تحریکوں کی طرح ختم ہو جائیگی۔ صرف چند دنوں کی ہے سراسر

لغو اور جنون ہے۔ یہ ایک عالمگیر تحریک ہے۔ اور خود سرکار اس میں شریک ہے۔ خبردار اپنی موت کے لئے تیار ہو جا ظالم! تو نے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں بندگان خدا کا خون چوسا ہے۔ والدین کو چھوٹے چھوٹے بچوں کے غم میں رلایا ہے۔ لاکھوں بچوں کو یتیم بنایا تیری ہی بدولت لاکھوں ہی نیک اور پاک عورتیں اپنے شوہروں کی یاد میں زار زار رو رہی ہیں۔ اپنی موت کے لئے تیار ہو جا۔

مرزا۔ سردار ہیضہ سنگھ۔ مسٹر پلیگ۔ ملیریا خاں دوڑنا۔ یہ سکاؤٹ مجھے مار رہے ہیں۔ آوازں کا آنا

مرزاجی جب یہ آپ کو ہی مار رہے ہیں تو ہم کو کب چھوڑینگے۔ ہمیں خود ان سے ڈر آرہا ہے۔ اور بھاگنے کی صلاح کر رہے ہیں (چند سکاؤٹوں کا غلاظت بیگ کو گرا کر مارنا۔ اور ڈراپ گرنا)

صفائی کی دیوی کا گانا اور سجدہ میں پڑنا اور خوشیاں منانا

خدایا تیری مجھ پہ رحمت نہ ہوتی ۔ میری ذات میں ایسی برکت نہ ہوتی
میں کیا چیز ہوں اور مری کیا تھی ہستی ۔ بجز تو کے ظاہر صورت نہ ہوتی
غلاظت نے دنیا کو تھا در غلایا ۔ نہ تو حامی ہوتا تو نصرت نہ ہوتی
تیری رحمتوں نے مری لاج رکھ لی ۔ جہاں میں میری ورنہ عزت نہ ہوتی
یہ موذی غلاظت نہ مغلوب ہوتا ۔ میرے جینے کی کوئی صورت نہ ہوتی
شہ جارج پنجم سلامت ہوں یارب ۔ تھے حیواں اگر یہ حکومت نہ ہوتی

مدد کو مری ہسپتالیں نہ ہوتیں ۔ تو قسمت میں جسمانی صحت نہ ہوتی
صفائی کی سرکار سوچِ رواں ہے ۔ یہ راعی نہ ہوتا رعیت نہ ہوتی

بجز تیرے انصاف کے میرے مولے
جہاں میں کسی کی عدالت نہ ہوتی

تمت بالخیر

معذرت کاتب

نہیں کوئی فخرِ لیاقت مجھے ۔ نہیں ذوقِ خط و کتابت مجھے
کہ اک طالبِ علم ایسوی ہوں میں ۔ کہاں خوشنویسی کی جرأت مجھے
ہے تعمیلِ احکام کی میرے بس ۔ نہیں دعوئے قابلیت مجھے
گئی رات کیوقت لکھی کتاب ۔ کہ دن کو نہ ملتی تھی فرصت مجھے
سوہن سنگھ صاحب کا فرمان تھا ۔ محمد تقی کی ہدایت مجھے
جو قسمت ہے اجرت بھی مل جائیگی ۔ وگرنہ ہے کافی عنایت مجھے

تو پائے گا انصاف ایم ابراہیم
صدا دے رہی ہے عدالت مجھے

نویسندہ کتاب محمد ابراہیم متعلم دو سالہ ایس وی کلاس نورمل سکول گکھڑ
(لائلپوری)

Taj Tahir Foundation

گکھڑ نورمل سکول کے طلباء کے تیار کردہ

بیماریوں کے انسدادی پرچار کیلئے مشہور گیت ٹریکٹوں کی صورت میں چھپ کر تیار ہیں۔ اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں۔ ضرورت ہو تو طلب فرماویں فی ٹریکٹ ۱ر

نیز

ڈرامہ رہبر کسان۔ زیور کے کرشمے بالکل تیار ہیں۔ جو عنقریب چھپ جاوینگے۔

یہ تمام کتابیں آپ نورمل سکول گکھڑ کے دفتر سے خرید سکتے ہیں۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

نیازمندان خواجہ محمد تقی حسین، ہیرالال، گیانچند امرتسری

(کاتب الحروف محمد ابراہیم لائلپوری)

Taj Tahir Foundation

صفائی کی دیوی کے ڈرامہ کیلئے

رورل کمیونٹی کونسل

کی رائے جو انہوں نے میلہ گلو شاہ کی رپورٹ میں شائع کی

ڈسٹرکٹ رورل کمیونٹی کونسل سیالکوٹ نے گورنمنٹ نارمل سکول گگھڑ کو مدعو کیا۔ کمیونٹی کام کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ شامیانے کے نیچے ایک عالیشان سٹیج بنایا گیا۔ سکاؤٹ باجا کی مدد سے ڈراموں کو اچھی طرح سے مشتہر کیا۔ اور اگرچہ میلے کے رقبہ سے کچھ باہر کیطرف ڈسٹرکٹ بورڈ کیمپ کے نزدیک یہ ڈرامہ دکھایا گیا۔ لیکن پھر بھی بڑے بڑے گروہوں کیلئے یہ باعثِ کشش تھے۔ ڈرامیٹک کلب نے بن دیوی (اسہند و رسومات) اور صفائی کی دیوی کے متعلق۔ دیہاتیوں کی بیماریوں کے انسداد (حفظان صحت) کے متعلق دکھائے۔ بن دیوی اگرچہ دلچسپ ڈرامہ تھا۔ لیکن دیہاتی سامعین کے لئے بلا کسی مذہب و ملت موزوں تھا۔ دیہاتی بیماریوں کا ڈرامہ مؤلفہ ہیرا لال شرما ایک عجیب تر تالیف ہے۔ پنڈت ہیرا لال جو کہ اس کلب کے سب سے بڑا ایکٹر اور کلب کا لیڈر ہے۔ اُسے ایک چاندی کا تمغہ قیمتی ۱۵ روپیہ ڈسٹرکٹ رورل کمیونٹی کونسل کیطرف سے اور ایک سرٹیفکیٹ اور سند ڈپٹی کمشنر صاحب کیطرف سے نہایت اعلےٰ ایکٹنگ کے لئے دیا جاتا ہے۔ ڈرامہ میں راگ رنگ اور ایکٹنگ اور ڈائیلاگ اچھا ہے۔ اور کئی ہندوستانی پروفیشنل ڈرامیٹک کلبوں کی نسبت بہتر ہے۔ اس ڈرامہ کی مدد سے دیہاتی بیماریوں کو رفع کرنے کے لئے حفظان صحت کی ضرورت مجمع کو محسوس کرائی گئی۔ اور ملیریا۔ طاعون ہیضہ سے بچنے کے لئے تدابیر بتلائی گئیں۔ شراب خوری کی برائیاں سکاؤٹنگ کی برکتیں اور علاج کے لئے طبعی سائنس کیطرف توجہ کرائی گئی۔ میلہ پر سردار سوہن سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ نارمل سکول گگھڑ کی ڈرامیٹک کلب کی اعلےٰ کامیابی پر ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ نے مبارکباد دی

(مفید عام پریس لاہور)

دیوی

ڈرامہ صفائی کی دیوی کے متعلق عالیجناب

مسٹر ٹی بی۔ ڈکیس صاحب ڈپٹی کمشنر و چیئرمین رورل کمیٹی

سیالکوٹ کی رائے۔

میری التجا پر سردار سوہن سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر نارمل سکول گکھڑ اپنی ڈرامیٹک کلب کو گلوشاہ کے میلہ مویتیاں پر کمیونٹی کام کرنے کیلئے لائے ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء سے ۹۔ اکتوبر کی صبح تک میلہ میں رہے۔ اس کلب نے کمیونٹی کام میں جس کا انتظام ڈسٹرکٹ رورل کمیٹی کونسل سیالکوٹ کے سپرد تھا۔ نمایاں حصہ لیا۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کیطرف سے کھیلوں میں بھی کافی حصہ لیا ڈرامیٹک کلب نے کمیونٹی ڈرامے دکھائے۔ جو کہ نہایت دلچسپ اور تعجب انگیز اور رنگیلے تھے لیکن ڈرامہ صفائی کی دیوی میں یہ باتیں خصوصیت سے تھیں۔ اور یہ ڈرامہ دیہاتی سدھار کے لئے ایک اعلےٰ ڈرامہ ہے۔ میں خود بھی ڈرامہ میں موجود تھا۔ ڈرامہ میں ایکٹنگ کا کام نہایت اعلےٰ تھا۔ اور میلہ دیکھنے والوں کی ہزارہا کی تعداد اس سے مستفید ہوئی۔ میں سردار سوہن سنگھ صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں جنہوں نے اپنے سکول کے عملے اور شاگردان کو نہایت اعلےٰ ٹریننگ دی ہے۔

۲۲-۱۰-۲۷

دستخط ٹی بی۔ ڈکیس ڈپٹی کمشنر و چیئرمین
رورل کمیونٹی کونسل سیالکوٹ

مفید عام پریس لاہور

Taj Tahir Foundation

ترانہ سکاؤٹ

زمانہ کی ظلمت مٹا دینوالے

صفائی کی کھیلیں دکھا دینے والے
غلاظت کا جھگڑا چکا دینے والے

ڈرامہ صفائی کی دیوی سنا کر
صفائی کا قصہ سنا دینے والے

ہماری تجارت میں ہیرے جواہر
زمانے کی ظلمت مٹا دینے والے۔

اٹھا دینگے دنیا میں مردہ دلوں کو
جلے دل کو بھی ہیں جلا دینے والے۔

دئے کھیل ہیں اس میں ایسے نرالے
کہ اہل جہاں کو جگا دینے والے ۔

صفائی کا پرچار کرتے رہینگے
ہیں بیماریوں کو مٹا دینے والے ۔

عوارض بھی ہوں مبتلا عارضہ میں
ہم ان کا جنازہ اٹھا دینے والے !۔

بہت سر اٹھایا تھا بیماریوں نے
ہمیں ہیں کہ ان کو جھکا دینے والے !

سکھانا ہے دنیا میں جینے کا شیوہ
سکھانے کا منتر سکھا دینے والے !

عوارض سے محفوظیت کر دکھائیں
صفائی کا شربت پلا دینے والے !

مئے صاف بھر بھر پلاتے ہیں ساقی
سخاوت کا ڈنکہ بجا دینوالے !

تیری ہنر مندی سے استادِ گکھڑ
تجھے تک رہے ہیں صلا دینے والے !

ہمارے ضیا پاش سردار صاحب
زمانے پہ سکہ بٹھا دینوالے !

نجیب و تقی اسمیں کوشاں رہے ہیں
انا الصدق دہرا صدا دینے والے !

بہت دیر سے ہے تو خاموش عامل
تجھے ڈھونڈتے ہیں جزا دینے والے

کرم الٰہی عامل جالندھری
آمدہ از منٹگمری

گکھڑ کے گلستان کا یہ پھول نیا ہے ✦ رنگت بھی نئی اور نئی بوئے وفا ہے
ہر برگ میں اسمائے گرامی کی ہیں مہریں ✦ جو چشم بصیرت رکھے بلبل وہ فدا ہے
اس پھول کی برکت نے بہت فیض ہیں بخشے ✦ ہر برگ کا سایہ جو ہے وہ ظلِ ہما ہے
دل لوٹ لیا مہکے ہوئے پھول نے انصاف ✦ تا حشر رہے تازہ ہماری یہ دعا ہے

غلام حیدر خاں انصاف